Al-Azhār

Volume 9, Issue 1 (Jan-june, 2023)

ISSN (Print): 2519-6707

Issue: http://www.al-azhaar.org/index.php/alazhar/issue/view/20

URL: http://www.al-azhaar.org/index.php/alazhar/issue/view/20

Article DOI: https://doi.org/10.5281/zenodo.7911861

Title A comparative analysis of selected articles of international war rules in the light of war instructions as presented in the official writing of the pious caliphs

Author (s): Dr. Abdur Rahman Khalil,Dr. Muhammad Adil

Received on: 26 January, 2023

Accepted on: 27 March, 2022

Published on: 5 May, 2023

Citation: Dr. Abdur Rahman Khalil,Dr. Muhammad Adil "A comparative analysis of selected articles of international war rules in the light of war instructions as presented in the official writing of the pious caliphs)," Al-Azhār,9 No.1 (2023):

Publisher: The University of Agriculture Peshawar

Click here for more

خلفاءراشدین کے سرکاری مراسلوں میں جنگی احکامات اور بین الاقوامی قوانین جنگ کے منتخب دفعات کا تقابلی مطالعہ

A comparative analysis of selected articles of international war rules in the light of war instructions as presented in the official writing of the pious caliphs

*Dr. Abdur Rahman Khalil
**Dr. Muhammad Adil

Abstract

Islam is the religion based on the laws of nature. It asks its followers to practice moderation not only in the state of peace but in the state of war as well. There are numerous Quranic injunctions and the sayings of the Prophet that testify this. It was a result of this very pattern of conduct and sayings of the Prophet that later on his caliphs too retained the same policy. They kept giving instructions to their troops to take care of the opponents in war and that unnecessary killings should be avoided. Amongst the caliphs especially the first two righteous caliphs i.e. Syedna Abu Bakar(RA) and Syedna Umer (RA) did not deem verbal instructions in this regard enough. Instead they dispatched letters/epistles stating the principles of Sharia during war and reminded them of the same.

There are many organizations who are working in this regard in our contemporary age. They are making efforts to implement the ethics of war in their true spirit. In this article an attempt is being made to extract these ethical principles from the epistles of Syedna Abu Bakar(RA) and Syedna Umar (RA) and then draw a comparative analysis of International Humanitarian Law with it.

Keywords: *Islam, laws, nature, Prophet, Syedna Abu Bakar*

…………………………………………….
*Inchareg research cell Shaikh Zayed Islamic Center, Peshawar University, mail:Profabdurrahman81@gmail.com

**Department of Islamic Studies, Bacha Khan University, Charsadda, Email: adilfareedi@bkuc.edu.pk

اسلام دین فطرت ہے اور ہر قسم کے حالات میں اس کے احکامات انسانیت کی بہتری اور تحفظ کے ضامن ہیں۔ صرف حالت امن ہی نہیں حالتِ جنگ بھی یہ اپنے ماننے والوں کو بے جا قتل وغارت گری اور شہریوں، ان کی تنصیبات کو نقصان پہنچانے اور ان پر حملہ کرنے سے منع کرتا ہے۔ اس حوالے سے اللہ تعالیٰ نے براہ راست قرآن کریم میں احکامات نازل فرمائے ہیں اور رسول اللہ ﷺ کی احادیث میں بھی کثرت سے ان احکامات کا ذکر ملتا ہے۔ حالتِ جنگ میں بھی انسانیت کا احترام ملحوظ رکھنے کی رسول اللہ ﷺ کی نظر میں اہمیت اور اس امر کی حساسیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ جنگی مہم پر لشکر روانہ کرنے سے پہلے رسول اللہ ﷺ بذات خود لشکر کے سپہ سالار کو ہدایات جاری فرماتے اور انہیں کسی بھی قسم کے غیر انسانی افعال سے دور رہنے کی تلقین وتاکید فرماتے۔ آپ ﷺ کے اسی طرزِ عمل کا نتیجہ تھا کہ آپ کے بعد آنے والے خلفاء بھی خود اس امر کی نگرانی فرماتے اور ہدایات جاری کرتے تھے۔ خلفاء کرام میں خصوصی طور اولین خلفاء راشدین حضرات شیخین یعنی سیدنا ابو بکر صدیقؓ اور سیدنا عمر فاروقؓ نے اس حوالے سے صرف زبانی ہدایات پر اکتفاء نہیں بلکہ لشکر کے سپہ سالاروں کو وقتاً فوقتاً مراسلے بھیج کر جنگ میں شریعت کے اصولوں اور احکامات کی پاسداری کی یاددہانی کراتے رہے۔

آج دنیا کے کئی ممالک خصوصاً اسلامی ممالک جنگ کی لپیٹ میں ہے اور بین الاقوامی سطح پر کئی تنظیمیں اس امر کے لئے کوششیں کر رہی ہیں کہ جنگی اخلاقیات کو اس کے حقیقی روح کے ساتھ نافذ کیا جائے تاکہ جنگی تباہ کاریوں کو کم سے کم کیا جاسکے اور عام شہریوں کو جنگ کے اثرات سے محفوظ بنایا جاسکے۔ اس حوالے سے مذکورہ بالا دونوں خلفاء کے سرکاری مراسلوں میں جنگی ہدایات کی تخریج اور عصر حاضر میں رائج جنگی قوانین واخلاقیات سے ان کا تقابل اگر ایک طرف اسلامی دنیا کے لئے ان قوانین واخلاقیات کو مقبول بنانے میں اہم کردار ادا کر سکتا ہے، تو دوسری طرف اسلام کی طرف دہشت گردی کی نسبت کرنے والے لوگوں کو اس بات سے آشنا کر سکتا ہے کہ دور جدید میں رائج قوانین جو کہ ڈیڑھ صدی کی کوششوں کے بعد موجودہ شکل تک پہنچے ہیں، یہ قوانین واخلاقیات آج کی دنیا کے لئے اسلام کے اولین خلفاء کا تحفہ ہے۔

انہی امور کو مدنظر رکھ اس آرٹیکل میں سیدنا ابو بکر صدیقؓ اور سیدنا عمر فاروقؓ کے سرکاری مراسلوں میں سے جنگی قوانین جمع کر کے بین الاقوامی قانونِ انسانیت (International Humanitarian Law) کے ساتھ ان کا تقابلی جائزہ پیش کیا گیا ہے۔

اس آرٹیکل پہلے حصے بین الاقوامی قوانین جنگ کے متعلق مختصر سی بحث کی گئی ہے اور اس کے بعد دونوں خلفاء راشدین کے سرکاری مراسلوں میں سے جنگی ہدایات جمع کر کے پہلے قرآن و حدیث میں اس کا اصل بیان کیا گیا اور پھر بین الاقوامی قوانین کے متعلقہ دفعات کے ساتھ اس کا تقابل کیا گیا ہے۔ آخر میں آرٹیکل سے حاصل ہونے والے نتائج کو ذکر کیا گیا ہے۔

بین الاقوامی قوانین جنگ

جنگ سے متعلق بین الاقوامی قوانین کو دو حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے، پہلا حصہ جنگ شروع ہونے پہلے کی قوانین سے متعلق ہے اور دوسرا جنگ کے دوران اور جنگ آداب القتال پر مشتمل ہے۔

پہلا حصہ جس میں جنگ کے جائز و ناجائز ہونے کے متعلق بحث کی جاتی ہے، جسے علۃ القتال بھی کہا جا سکتا ہے، قانونی زبان میں Jus ad bellum کہلاتا ہے، جبکہ دوسرا حصہ جس میں یہ دیکھا جاتا ہے کہ جنگ کے دوران کیا کرنا جائز اور کیا نا جائز ہے، جسے آداب القتال کہا جا سکتا ہے، قانونی زبان میں Jus in bello کہلاتا ہے۔

پہلے حصہ کے متعلق اقوام متحدہ کے منشور کی دفعہ 2 اور باب ہفتم میں رہنمائی موجود ہے۔ جبکہ دوسرے حصہ کے متعلق قوانین کو بین الاقوامی قانون انسانیت (International Humanitarian Law) میں جمع کیا گیا ہے، جو مختلف کنونشنز اور اس کے اضافی ملحقات پر مشتمل ہے۔ بین الاقوامی قانونِ انسانیت (IHL) کے اہم ماخذ میں جنیوا اور ہیگ کنونشنز شامل ہیں۔ جنیوا میں چار کنونشنز 1864ء، 1906ء، 1929ء اور 1949ء میں منعقد ہوئے تھے، اس کے علاوہ 1977ء کے دو اضافی پروٹوکول بھی ان قوانین کا حصہ ہے۔ جبکہ ہیگ میں دو کنونشنز 1899ء اور 1907ء کو منعقد ہوئے۔ جنیوا اور ہیگ کنونشنز کے علاوہ دیگر پروٹوکولز اور اعلانات نے بھی اس حوالے اہم ادا کیا[1]۔

جنگ سے پہلے صلح کی دعوت

اسلام دین امن ہے اور بے جا جنگ و جدال کو پسند نہیں کرتا، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

"وَإِنْ جَنَحُوا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا[2]"

ترجمہ: اگر وہ صلح کے لئے تیار ہوں، تو تم بھی صلح کے لئے تیار ہو جاؤ۔

جبکہ رسول اللہ ﷺ اس بات کی تاکید فرماتے تھے کہ اگر کسی طریقہ سے جنگ ٹل سکتی ہو اور صلح کا معاہدہ ممکن ہو تو جنگ سے گریز کرو[3]۔ آپ ﷺ نے امت کو جنگ کی آرزو سے منع فرمایا اور عافیت کی دعا کرنے کا حکم دیا: "يا أيّها الناسُ لا تَتَمَنَّوا لِقاءَ العدوِّ، وسَلُوا اللهَ العافيةَ[4]"

ترجمہ: اے لوگو! دشمن سے جنگ کی آرزو نہ کرو اور اللہ تعالیٰ سے عافیت طلب کرو۔

دونوں اولین خلفاء نے بھی یہی طریقہ اختیار کیا۔ ان دونوں حضرات نے کے اکثر خطوط میں لشکر کے امراء کو حکم دیا ہے کہ حملہ کرنے سے پہلے معاہدۂ صلح کی کوشش کرو، بلکہ سیدنا ابو بکر صدیقؓ کا طریقہ تو یہ تھا کہ ایک خط سپہ سالار کے نام لکھتے اور دوسرا خط فریق مخالف یعنی محارب قبائل کے نام لکھتے اور انہیں صلح کی دعوت دیتے تھے[5]۔ اگر معاہدہ کی کوئی صورت نہیں بنتی تو پھر لڑائی شروع کرنے کی اجازت دیتے تھے۔

بین الاقوامی قانون انسانیت چونکہ خالصتاً آداب القتال پر مشتمل ہے اس لئے یہ جنگ سے پہلے کے حالات سے بحث نہیں کرتا، البتہ اقوام متحدہ کے چارٹر کی دفعہ 2 ذیلی دفعہ 3 میں متحارب فریقین کو باہمی معاہدوں کے ذریعے تنازعات کو بغیر جنگ کے حل کرنے کی ہدایت کی گئی ہے:

"All Members shall settle their international disputes by peaceful means in such a manner that international peace and security, and justice, are not endangered[6]".

ترجمہ: ممبر ریاستیں آپس کے بین الاقوامی تنازعات پُرامن معاہدوں کے ذریعہ سے حل کریں، اس طرح کہ بین الاقوامی امن، سلامتی اور انصاف کو خطرہ نہ ہو۔

تقابل: دونوں خلفاء کے خطوط میں موجود احکامات اور اقوام متحدہ کا چارٹر ایک ہی بات کی ہدایت دے کر ممکنہ حد تک جنگ و تصادم کی صورتحال سے لوگوں کو محفوظ رکھنا چاہتے ہیں۔

جبری تبدیلیٔ مذہب کی ممانعت اور مکمل مذہبی آزادی

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

"لَا إِكْرَاهَ فِي الدِّينِ[7]"

ترجمہ: دین میں زبردستی کی کوئی گنجائش نہیں۔

اللہ تعالیٰ کے اسی حکم کی پاسداری کرتے ہوئے خلفاء اسلام باوجود غلبہ حاصل کرنے کے کسی کو زبردستی مذہب بدلنے پر مجبور نہیں کرتے تھے۔ سیدنا عمر بن الخطابؓ کے خطوط و معاہدات سے بھی یہی بات ثابت ہوتی ہے، فتح بیت المقدس کے موقع پر اہل ایلیاء کے ساتھ معاہدہ میں یہ بات ان الفاظ کے ساتھ مذکور ہے:

"ولا يكرهون على دينهم[8]"

ترجمہ: انہیں اپنا مذہب بدلنے پر مجبور نہیں کیا جائے گا۔

اسکندریہ کی فتح کے موقع پر آپؓ نے سیدنا عمر بن العاص کے نام ایک خط میں لکھا ہے:

"ومن اختار دين قومه وضع عليه من الجزية ما يوضع على أهل دينه[9]"

ترجمہ: اور جو اپنی قوم کے دین پر رہنا چاہے تو اس پر ہم مذہبوں کے برابر جزیہ مقرر کر دو۔

اسی طرح محکوم افراد کو مکمل مذہبی آزادی کے متعلق بھی سیدنا عمرؓ کے سرکاری مراسلوں میں ہدایات موجود ہیں، شام کے محاذ پر موجود ابو عبیدہ بن الجراحؓ کے نام خط میں شام کے مسیحیوں کی مذہبی آزادی کے حق کو ان الفاظ میں بیان کیا گیا ہے:

"وَأَمَّا إِخْرَاجُ الصِّلْبَانِ فِي أَيَّامِ عِيدِهِمْ؛ فَلا تَمْنَعْهُمْ مِنْ ذَلِكَ خَارِجَ الْمَدِينَةِ بِلا رَايَاتٍ وَلا بُنُودٍ عَلَى مَا طَلَبُوا مِنْكَ يَوْمًا من السَّنَةِ[10]"

ترجمہ: رہا ان کے تہوار میں صلیبیں نکالنے کا معاملہ، تو انہیں شہر سے باہر بغیر جھنڈوں کے صلیبیں نکالنے سے نہ روکو، جس کی انہوں نے تم سے سال میں ایک دن کی اجازت طلب کی ہے۔

بین الاقوامی قانون انسانیت میں قیدیوں کی مذہبی آزادی کے حق کو تسلیم کیا گیا ہے اور انہیں تبدیلئ مذہب پر مجبور کرنے کی ممانعت سے متعلق ہدایات دی گئی ہے، جیسے جنیوا کنونشن میں قیدی بچوں کو ان کے مذہب کے مطابق تعلیم دینے کا پابند بنایا گیا ہے:

"In non-international armed conflicts, children must receive an education, including religious and moral education, in keeping with the wishes of their parents, or in the absence of parents, of those responsible for their care[11]".

ترجمہ: غیر بین الاقوامی مسلح تصادم میں بچوں کو اخلاقی اور مذہبی تعلیم دینا لازم ہوگا، جس میں ان کے والدین یا والدین کی غیر موجودگی میں سرپرست کی خواہشات کو مدنظر رکھا جائے گا۔

جبکہ تیسرے جنیوا کنونشن میں مذہبی عبادات وغیرہ کی بھرپور آزادی کی ہدایت دی گئی ہے:

"Prisoners of war shall enjoy complete latitude in the exercise of their religious duties, including attendance at the service of their fait12".,

ترجمہ: جنگی قیدیوں کو اپنے مذہبی فرائض کی انجام دہی بشمول اپنے عقائد کے مطابق عبادات بجالانے کے میں مکمل آزادی ہو گی۔

اسی طرح دوسرے اضافی پروٹوکول میں بھی قیدیوں کی مذہبی آزادی کی یقین دہانی کچھ یوں کرائی گئی ہے:

"shall be allowed to practise their religion and, if requested and appropriate, to receive spiritual assistance from persons, such as chaplains, performing religious functions13".

ترجمہ: اگر پادری وغیرہ سے روحانی مدد حاصل کرنے کے لیے کی درخواست کی جائے تو قیدیوں کو مذہبی عبادات وافعال بجالانے کی اجازت دی جائے گی۔

ہیگ کنونشنز 1899 اور 1907 دونوں کی دفعہ 18 اور 46 میں جنگی قیدیوں کی مکمل مذہبی آزادی اور ان کے مذہبی عقائد کے عزت کی ہدایت کی گئی ہے۔

تقابل: خلفاء کے سرکاری مراسلوں اور بین الاقوامی قوانین دونوں میں جبراً تبدیلیٔ مذہب کی ممانعت اور محکوم وقیدیوں کو مکمل مذہبی آزادی دینے کی بات کی گئی ہے۔

عبادت گاہوں کے انہدام کی ممانعت

عبادت گاہیں ہر معاشرہ میں روحانی مراکز اور محبت کی علامت سمجھی جاتی ہیں اور لوگ اس کے ساتھ قلبی وابستگی رکھتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ یہ پورے معاشرہ کی مشترکہ ملکیت تصور کی جاتی ہیں۔ قرآن کریم میں عبادت گاہوں کو منہدم کرنے کی مذمت کی گئی ہے، سورۃ الحج میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"وَلَوْلَا دَفْعُ اللَّهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَهُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَبِيَعٌ وَصَلَوَاتٌ وَمَسَاجِدُ يُذْكَرُ فِيهَا اسْمُ اللَّهِ كَثِيرًا14"

ترجمہ: اور اگر اللہ تعالیٰ ایک کے ذریعہ دوسرے کا زور نہ گھٹواتے تو خانقاہیں، کلیسائیں، عبادت خانے اور مسجدیں ڈھادی جاتیں، جن میں کثرت سے اللہ تعالیٰ کا نام لیا جاتا ہے۔

سورۃ البقرۃ میں غیر ضروری غارت گری کو فساد سے تعبیر کرکے اس سے منع فرمایا گیا:

"وَ اِذَا تَوَلّٰی سَعٰی فِي الْاَرْضِ لِيُفْسِدَ فِيْهَا وَ يُهْلِكَ الْحَرْثَ وَ النَّسْلَ وَ اللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْفَسَادَ[15]"

ترجمہ: جب وہ حاکم بنتا ہے تو کوشش کرتا ہے کہ زمین میں فساد پھیلائے اور فصلوں اور نسلوں کو برباد کرے اور اللہ تعالی فساد کو پسند نہیں کرتا۔

سیدنا عمرؓ نے اہل ایلیاء کو صلح میں اس بات کی یقین دہانی کرائی تھی کہ ان کے عبادت گاہوں سے تعرض نہیں کیا جائے گا بلکہ عبادت گاہوں سے متعلقہ زمینوں کو بھی مکمل تحفظ فراہم کرنے کا وعدہ کیا گیا، جس کو معاہدۂ صلح میں ان الفاظ کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے:

"أنه لا تسكن كنائسهم ولا تهدم، ولا ينتقص منها ولا من حيزها[16]"

ترجمہ: ان کے گرجاگھروں میں نہ تو سکونت اختیار کی جائے گی، نہ انہیں مسمار کیا جائے گا، نہ ان گرجاگھروں کو اور اس سے متعلقہ اراضی میں کمی کی جائے۔

"it is prohibited to commit any acts of hostility directed against the historic monuments, works of art or places of worship which constitute the cultural or spiritual heritage of peoples[17]".

ترجمہ: تاریخی یادگاروں، فن پاروں یا عبادت گاہوں، جو ثقافتی یا روحانی ورثہ پر مشتمل ہو، کے خلاف کاروائی کرنا ممنوع ہے۔

ہیگ کنونشنز 1899 اور 1907 کی دفعہ 27 میں دوسرے تاریخی مقامات کے ساتھ مذہبی مقامات اور عبادت گاہوں کو تحفظ دینے کی ہدایت کی گئی ہے۔

تقابل: غیر ضروری غارت گری خصوصاً عبادت گاہوں کو نشانہ بنانے کے حوالے سے خلفاء کے سرکاری مراسلوں اور بین الاقوامی قوانین میں یکساں ممانعت پائی جاتی ہے۔

انسانی لاش کا مثلہ کرنے کی ممانعت

اللہ تعالیٰ تمام مخلوقات پر فوقیت و فضیلت عطا فرمائی ہے، سورۃ بنی اسرائیل میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِي آدَمَ وَحَمَلْنَاهُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَرَزَقْنَاهُمْ مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَفَضَّلْنَاهُمْ عَلَى كَثِيرٍ مِمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِيلًا[18]"

ترجمہ: اور ہم نے اولادِ آدم کو عزت بخشی ہے، ہم نے ان کو خشکی اور دریا میں سواری دی ہے، ان کو پاکیزہ نفیس

رزق عطا فرمائی ہے اور ہم نے ان کو بہت سی مخلوقات پر فضیلت سے نوازا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی طرف یہ عطا کردہ حرمت تمام انسانوں کو حاصل ہے اور یہ صرف زندگی تک محدود نہیں، بلکہ مرنے کے بعد بھی یہ حرمت قائم رہتی ہے، یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ انسانی لاش کی بے حرمتی سے منع فرمایا ہے:

"كان نبي الله صلَّى الله عليه وسلم يحثُّنا على الصدقةِ وينهانا عن المثْلَةِ[19]"

ترجمہ: ترجمہ: نبی کریم ﷺ ہمیں صدقہ دینے کی ترغیب دیتے اور مثلہ سے منع فرماتے۔

اولین خلفاء سیدنا ابو بکر اور سیدنا عمرؓ نے اپنے سرکاری مراسلوں میں اس حکم شرعی کا بھرپور خیال رکھا اور انسانی لاش کی بے حرمتی اور مثلہ کرنے سے منع فرمایا ہے۔ سیدنا ابو بکرِ صدیقؓ نے قلعہ نجیر کی فتح کے بعد مہاجر بن امیہ کے نام خط میں لکھا ہے:

"وَإِيَّاكَ وَالْمُثْلَةَ فِي النَّاسِ، فَإِنَّهَا مأثم[20]"

ترجمہ: لوگوں کو مثلہ کی سزا نہ دینا کیونکہ مثلہ سنگین گناہ ہے۔

سیدنا عمر بن الخطابؓ نے حیرہ میں موجود سلمہ بن قیس الاشجعی کے پاس قاصد کے ذریعے جو پیغام رسانی کی، اس میں بھی مثلہ کرنے سے منع کیا گیا ہے:

"انْطَلِقُوا بِسْمِ الله وفي سَبِيلِ اللَّهِ تُقَاتِلُونَ مَنْ كَفَرَ باللَّه، لا تُغْلُوا، وَلا تَغْدِرُوا وَلا تُمَثِّلُوا[21]"

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے نام سے نکلو اور اس کی راہ میں کفار سے لڑو، خیانت نہ کرنا، دھوکہ نہ دینا اور مثلہ نہ کرنا۔

آئی ایچ ایل (IHL) میں انسانی لاش کو تحفظ فراہم کیا گیا ہے:

"The detaining authorities shall ensure that internees who die while interned are honorably buried, if possible according to the rites of the religion to which they belonged and that their graves are respected22".

ترجمہ: حراست میں لینے والے حکام اس بات کو یقینی بنائیں گے کہ قید کے دوران مرنے والے قیدیوں کو باعزت طریقے اور ان کی مذہبی رسومات کے مطابق دفن کرنے کی کوشش کی جائے اور ان کی قبروں کا احترام کیا جائے۔

یہی بات تیسرے جنیوا کنونشن میں بھی کی گئی ہے:

"The detaining authorities shall ensure that prisoners of war who have died in captivity are honourably buried, if possible according to the rites of the religion to which they belonged, and that their graves are respected23".

ترجمہ: حراست میں لینے والے حکام اس بات کو یقینی بنائیں گے کہ قید کے دوران مرنے والے قیدیوں کی باعزت طریقے اور ممکنہ حد تک مرنے والے کے مذہب کی رسومات کے مطابق سے تدفین کی جائے اور ان کی قبروں کا احترام کیا جائے۔

ہیگ کنونشن 1907 کی دفعہ 16 میں متحارب فریقین کو دورانِ جنگ مرنے والوں کی باعزت تدفین کا پابند بنایا گیا ہے۔

تقابل: انسانی لاش کی حرمت کے حوالے سے جس طرح سیدنا ابو بکرؓ اور سیدنا عمرؓ نے ہدایات جاری کی ہیں، بالکل اسی طرح بین الاقوامی قانونِ انسانیت میں اس حوالے سے واضح احکامات مذکور ہیں۔

قیدیوں کو قتل نہ کرنا

قیدیوں کے ساتھ انسانی سلوک قرآن کریم کی رو سے اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کا خاصہ ہے، سورۃ الدھر میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

"وَيُطْعِمُونَ الطَّعَامَ عَلَى حُبِّهِ مِسْكِينًا وَيَتِيمًا وَأَسِيرًا"[24]

ترجمہ: اور وہ اللہ تعالیٰ کی محبت میں مسکین، یتیم اور قیدیوں کو کھانا کھلاتے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ بھی قیدیوں سے اچھے سلوک کی تاکید فرماتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ سیدنا ابو بکر صدیقؓ کے سرکاری مراسلوں میں بھی قیدیوں سے حسن سلوک کی ہدایات دیتے تھے۔

سیدنا ابو بکر صدیقؓ نے نجیر میں موجود زیاد بن مہاجر کے نام خط میں لکھا:

"إن ظفرتما بأهل النجير فلا تقتلاهم"[25]

ترجمہ: اگر اہل نجیر تمہارے قبضہ میں آجائے تو ان کو قتل نہ کرنا۔

تیسرے جنیوا کنونشن میں قیدیوں کے ساتھ انسانی سلوک کی تاکید کی گئی ہے:

"Prisoners of war must at all times be humanely treated. Any unlawful act or omission by the Detaining Power causing death or seriously endangering the health of a prisoner of war in its custody is prohibited26".

ترجمہ: جنگی قیدیوں کے ساتھ ہر وقت انسانی سلوک ہونا چاہیے۔ حراستی طاقت کی طرف سے ہر خلافِ قانون عمل، ایسی کوتاہی جو موت کا باعث بنتی ہے یا حراست میں جنگی قیدی کی صحت کو خطرہ لاحق ہو، ممنوع ہے اور اسے موجودہ کنونشن کی سنگین خلاف ورزی سمجھا جائے گا۔

Wilful killing یعنی جان بوجھ کر سیویلین یا جنگی قیدی کو قتل کرنے کو چاروں جنیوا کنونشنز میں سنگین خلاف ورزی قرار دیا گیا ہے۔ اسی طرح انٹر نیشنل کریمینل کورٹ (ICC) کے آئین کے مطابق قتل کرنا جنگی جرائم کے زمرے میں آتا ہے۔ جبکہ Nuremberg میں بین الاقوامی فوجی ٹریبونل کے منشور میں بھی شہریوں اور جنگی قیدی کے قتل کو جنگی جرائم کے طور شامل کیا گیا ہے۔

تقابل: جنگی قیدیوں کو صرف جنگ میں شرکت پر قتل کرنے کی ممانعت نہ صرف سیدنا ابو بکرؓ کے سرکاری خطوط سے ثابت ہے بلکہ بین الاقوامی قانون انسانیت میں بھی موجود ہے۔

قیدیوں قبل از گرفتاری جرائم پر سزا

شریعت اسلامی قیدیوں کے ساتھ حسن سلوک کا حکم دیتی ہے مگر ایسے قیدی جو جنگی جرائم یا قید ہونے سے پہلے کسی جرم میں ملوث رہے ہوں، ایسے قیدیوں کے قتل کرنے کو جائز قرار دیتی ہے۔ خود رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے موقع دو افراد مقیس بن صبابہ اور عبد العزیٰ یا عبد اللہ ابن خطل کے قتل کا حکم دیا تھا جو سزائے موت کے جرائم میں ملوث تھے[27]۔

سیدنا ابو بکر صدیقؓ نے سیدنا خالد بن ولیدؓ کو اس وقت خط لکھا جب وہ مرتدین کے ساتھ جہاد میں مصروف تھے اور جھوٹے مدعیٔ نبوت طلیحہ کو شکست سے فارغ ہوئے تھے۔ اس خط میں سیدنا ابو بکر صدیقؓ نے قتل کے جرائم میں ملوث افراد کے قتل کی ہدایت کرتے ہوئے لکھا:

"وَلا تَظْفَرَنَّ بِأَحَدٍ قَتَلَ الْمُسْلِمِينَ إِلا قَتَلْتَهُ وَنَكَّلْتَ بِهِ غَيْرَهُ[28]"

ترجمہ: جس شخص نے کسی مسلمان کو مارا ہو اور وہ تمہارے ہاتھ لگ جائے، تو تم اسے ضرور قتل کرو اور اس طرح قتل کرو کہ دوسرے اس سے عبرت پکڑے۔

اسی طرح مہاجر بن امیہ کے سامنے جب حضر موت کی جنگی مہم میں رسول اللہ ﷺ کی شان گستاخی کرنے والی دو عورتوں کو قید کر کے پیش کیا گیا تو آپ نے ایک کا ہاتھ کاٹ دیا اور دوسری کے دو دانت نکال دیئے، سیدنا ابو بکر صدیقؓ کو جب اس واقعہ کا علم ہوا تو آپ نے مہاجر کے نام خط میں لکھا:

"بَلَغَنِي الَّذِي سِرْتَ بِهِ فِي الْمَرْأَةِ الَّتِي تَغَنَّتْ وَزَمَرَتْ بِشَتِيمَةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَلَوْلا مَا قَدْ سَبَقْتَنِي فِيهَا لأَمَرْتُكَ بِقَتْلِهَا[29]"

ترجمہ: مجھے اس سزا کے متعلق ہوا جو تم نے رسول اللہ ﷺ کی ہجو میں شعر گانے والی عورت کو دی۔ اگر تم یہ سزا نہ دے چکے ہوتے، تو میں تمہیں اس کے قتل کا حکم دیتا۔

بین الاقوامی قوانین میں جنگی قیدی کے جنگ کے علاوہ جرم پر اس کو سزا دینے کی شق موجود ہے۔ تیسرے جنیوا کنونشن میں اس کو ان الفاظ کے ساتھ بیان کیا گیا ہے:

"Prisoners of war prosecuted under the laws of the Detaining Power for acts committed prior to capture30".

جنگی قیدیوں پر حراستی طاقت کے قوانین کے تحت گرفتاری سے قبل کئے گئے جرائم پر مقدمہ چلایا جائے گا۔

اسی کنونشن میں یہ بھی قرار دیا گیا کہ اگر قیدی نے ایسے جرم کا ارتکاب کیا ہو جس کی سزا موت ہو، تو اسے سزائے موت دی جاسکے گی:

"Prisoners of war and the Protecting Powers shall be informed as soon as possible of the offences which are punishable by the death sentence under the laws of the Detaining Power31".

ترجمہ: جنگی قیدیوں اور حفاظتی طاقتوں کو ان جرائم کے بارے میں جلد از جلد مطلع کیا جائے گا جن کی سزا حراستی طاقت کے قوانین کے تحت سزائے موت ہے۔

تقابل: جنگی قیدی کو گرفتاری سے قبل کئے گئے کسی بھی جرم سزا دینا حتیٰ کی سزائے موت دینا، سیدنا ابو بکرؓ کے سرکاری مراسلوں میں مذکور ہے اور بین الاقوامی قانون انسانیت کی رو سے بھی ایسا کرنا جائز ہے۔

شہریوں کو جنگی اثرات سے محفوظ رکھنا

اسلامی قانونِ جنگ مسلح تصادم کے اثرات کو صرف جنگ لڑنے والوں تک محدود رکھنے کے احکامات دیتی ہے، اس حوالے سورۃ البقرۃ آیت نمبر 190 ایک مکمل و مسلم قانون کی حیثیت رکھتا ہے، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

"وَقَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوا إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ32"

ترجمہ: اور جو لوگ تم سے لڑتے ہیں تم بھی خدا کی راہ میں ان سے لڑو، مگر زیادتی نہ کرنا کہ خدا زیادتی کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔

اسی طرح رسول اللہ ﷺ نے بھی تقریباً ہر جنگی مہم کے وقت غیر مسلح افراد اور شہریوں پر حملہ نہ کرنے اور انہیں نشانہ نہ بنانے کے احکامات صادر فرمائے ہیں۔

سیدنا عمرؓ نے ایران کے جنگی مہمات میں مصروف سیدنا سعد بن ابی وقاصؓ کو خط میں اسی بات کی تاکید کی:

"إلا أن تترك فيها من لا كيد له ولا نكاية، وأحط بأمري، وخذ بعهدى33"

ترجمہ: ناقابل جنگ اور بے ضرر لوگوں کو اس (قتل و جلاوطنی) سے مستثنیٰ رکھا جائے، میری ہدایت گرہ سے باندھ لو اور اس کے مطابق عمل کرو۔

بین الاقوامی قانون انسانیت کا مکمل ایک حصہ یعنی چوتھا جنیوا کنونشن شہریوں اور ان کی تنصیبات کو جنگی اثرات سے محفوظ رکھنے سے متعلق ہے، اسی طرح پہلا اضافی پروٹوکول جنگ میں ایسے ہتھیاروں اور طریقوں کے ممانعت سے متعلق ہے جن کی تباہی عام اور دوررس ہو۔ پہلے اضافی پروٹوکول میں عوامی تنصیبات کو نشانہ بنانے سے منع کیا گیا ہے۔

"Civilian objects shall not be the object of attack or of reprisals34".

ترجمہ: شہری تنصیبات حملوں یا جوابی حملوں کا نشانہ نہیں ہونا چاہیئے۔

اسی پروٹوکول کی دفعہ 48 میں بھی یہی بات دہرائی گئی ہے:

"In order to ensure respect for and protection of the civilian population and civilian objects, the Parties to the conflict shall at all times distinguish between the civilian population and combatants and between civilian objects and military objectives and accordingly shall direct their operations only against military objectives35".

ترجمہ: شہری آبادی اور تنصیبات کا تحفظ یقینی بنانے کے لئے متحارب فریقین شہری آبادی و مسلح افراد اور شہری و فوجی تنصیبات میں واضح فرق کریں اور اسی طرح صرف اپنی کاروائیوں کو صرف فوجی تنصیبات تک محدود رکھے گی۔

عورتوں اور بچوں کو قتل نہ کرنا

سورۃ البقرۃ کی آیت نمبر 190 میں صرف ان لوگوں سے قتال و لڑائی کا حکم دیا گیا ہے جو جنگ میں شریک ہو جبکہ جنگ شرکت نہ کرنے والے افراد کو نشانہ بنانے والوں کو حد سے تجاوز کرنے والا کہا گیا ہے۔ پھر دیکھا جائے تو اس حکم کی تاکید اور بڑھ جاتی ہے جب سامنے غیر مسلح کمزور انسان جیسے عورتیں یا بچے ہوں۔ احادیث مبارکہ میں جابجا عورتوں اور بچوں کو قتل کرنے اور دوران جنگ انہیں نشانہ بنانے سے منع کیا گیا ہے۔

"أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى امْرَأَةً مَقْتُولَةً فِي بَعْضِ الطَّرِيقِ، فَنَهَى عَنْ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ[36]"

ترجمہ: نبی کریم ﷺ نے (جہادی مہم کے دوران) کسی راستے میں مقتول عورت دیکھی، تو آپ ﷺ نے عورتوں اور بچوں کے قتل سے منع فرمایا۔

ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا:

"نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ"[37]

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے عورتوں اور بچوں کے قتل سے منع فرمایا۔

سیدنا عمرؓ نے امراء اجناد کے نام خط میں دیگر احکامات کے ساتھ عورتوں اور بچوں کو قتل کرنے کی ممانعت فرمائی:

"أن لا يقتلوا امرأة ولا صبيا"[38]

ترجمہ: عورتوں اور بچوں کو قتل نہ کیا جائے۔

اسی طرح زید بن وہب کے نام مراسلہ میں لکھا:

"لا تغلوا ولا تغدروا ولا تقتلوا وليدا"[39]

ترجمہ: خیانت نہ کرو، دھوکہ نہ دو اور بچوں کو قتل نہ کرو۔

بین الاقوامی قوانین میں تمام غیر مسلح شہریوں کو قتل کرنے اور ان کو نشانہ بنانے سے منع کیا گیا ہے، چاہے عورتیں ہوں، بچے ہوں یا دیگر افراد۔ جنیوا کنونشن کے پہلے اضافی پروٹوکول کی دفعہ 48 اور 51 میں صراحت کے ساتھ شہریوں کو نشانہ بنانے سے منع کیا گیا ہے۔ اسی پروٹوکول میں عورتوں کو یہ خصوصی رعایت دی گئی ہے کہ اگر حاملہ عورت جنگی بنے تو اسے سزائے موت نہیں دی جائے گی[40]۔ اسی طرح 18 سال سے کم عمر بچوں کو سزائے موت سے استثنی کی رعایت دی گئی ہے[41]۔

نتائج

- اسلام امن کا دین ہے اور اپنے پیروکاروں کو ممکنہ حد تک جنگ ٹالنے اور صلح کا حکم دیتا ہے۔
- اسلامی قانون جنگ کے ماخذ میں سے کتاب اللہ اور سنت رسول ﷺ کے بعد صحابہ کرامؓ خصوصاً خلفاء راشدین کا طرز عمل شامل ہے۔
- جبری تبدیلئ مذہب کی ممانعت، قیدیوں یا محکوموں کو مذہبی آزادی دینے، مثلہ نہ کرنے، قیدیوں سے انسانی سلوک کرنے، عبادت گاہوں کو مسمار نہ کرنے اور شہریوں خصوصاً عورتوں و بچوں کو جنگی اثرات سے محفوظ رکھنے کے حوالے اولین خلفاء اسلام سیدنا ابو بکر اور سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہما کے سرکاری مراسلوں میں موجود جنگی اخلاقیات و قوانین اور موجودہ بین الاقوامی وضعی قوانین میں مکمل یکسانیت پائی جاتی ہے۔

❖ اس آرٹیکل سیدنا ابو بکر صدیقؓ اور سیدنا عمر بن الخطابؓ کے سرکاری مراسلوں سے جن جنگی ہدایات و قوانین کی تخریج کی گئی وہ تمام کے تمام دور جدید کے قوانین کا حصہ ہے، جو جنگی اخلاقیات کے باب میں جدید دنیا کو اسلام کا دیا ہوا سرمایہ ہے اور اس لحاظ سے دیکھا جائے تو جنگی اخلاقیات و قوانین مسلمانوں کا اثاثہ ہے اور ان کی ترویج و تنفیذ کے لئے ان کو بھرپور کوششیں کرنی چاہیئے۔

❖ جنگی قوانین واخلاقیات کا حقیقی روح کے ساتھ نفاذ دور حاضر کا لازمی تقاضا ہے، کیونکہ ہر روز نت نئے تباہ کن ہتھیار بن رہے ہیں لہٰذا ان کی تباہی کو کم کرنے کا ان قوانین کے نفاذ کے علاوہ کوئی راستہ نہیں۔

حواشی وحوالہ جات

(1) محمد سعید و حسین محمد، دی اسکالر، بین الاقوامی قانونِ انسانیت اور اسلام: ایک تقابلی مطالعہ، جنوری / جون،2019ء، ص3

(2) سورۃ الانفال،8 : 61

(3) ابو داوٗد، سلیمان بن اشعث، سنن ابی داوٗد، کتاب الجہاد، باب فی دعاء المشرکین، حدیث نمبر:2612

(4) البخاری، محمد بن اسمٰعیل، صحیح البخاری، کتاب الجہاد، بَاب كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا لَمْ يُقَاتِلْ أَوَّلَ النَّهَارِ۔۔۔، حدیث نمبر: 2966

(5) فاروق، خورشید احمد، حضرت ابو بکر صدیقؓ کے سرکاری خطوط، ادارہ اسلامیات، لاہور، ص 7

(6) *Charter of the United Nation ,Chapter 1,Article2(3)*

(7) سورۃ البقرۃ،2 : 256

(8) الطبری، محمد بن جریر، تاریخ الرسل والملوک (تاریخ الطبری)، دار التراث، بیروت،3 :609

(9) نفس مصدر،4 : 107

(10) ابو یوسف، یعقوب بن ابراہیم، الخراج، المکتبۃ الازہریۃ للتراث، بیروت، ص155

(11) *Geneva convention, Additional Protocol II, Article :4(3)a*

(12) *Geneva convention, III, Article :34*

(13) *Geneva convention, Additional Protocol II, Article :5(1)*

(14) سورۃ الحج،22: 40

(15) سورۃ البقرۃ،2: 205

(16) طقوش، محمد سہیل، تاریخ الخلفاء الراشدین الفتوحات، دار النفائس، بیروت، ص

(17) Geneva convention, Additional Protocol I, Article :53(a)

(18) سورۃ بنی اسرائیل،17 : 70

(19) ابوداؤد، سلیمان بن اشعث، سنن ابی داؤد، کتاب الجہاد، باب فی دعاء المشرکین، حدیث نمبر:2667

(20) الطبری، محمد بن جریر، تاریخ الرسل والملوک (تاریخ الطبری)، دارالتراث، بیروت،3: 342

(21) ابن الجوزی، عبدالرحمٰن بن علی، المنتظم فی تاریخ الملوک والامم، دارالکتب العلمیۃ، بیروت،2 : 277

(22) Geneva convention IV , Article :130

(23) Geneva convention III , Article :120

(24) سورۃ الدھر،76: 8

(25) الحمیری، سلیمان بن موسیٰ، الاکتفاء بما تضمنہ من مغازی رسول اللہ ﷺ، دارالکتب العلمیۃ، بیروت،2: 165

(26) Geneva convention III , Article :13

(27) ابن کثیر، اسمٰعیل بن عمر، السیرۃ النبویۃ، دارالمعرفۃ، بیروت،3 : 564

(28) الحمیری، سلیمان بن موسیٰ، لاکتفاء بما تضمنہ من مغازی رسول اللہ ﷺ، دارالکتب العلمیۃ، بیروت،2: 165

(29) الصلابی، علی محمد، الانشراح ورفع الضیق فی سیرۃ ابی بکر الصدیق، دارالتوزیع والنشر، القاہرۃ، ص230

(30) Geneva convention III , Article :85

(31) Geneva convention III , Article :85

(32) سورۃ البقرۃ2: 190

(33) الحمیری، سلیمان بن موسیٰ، لاکتفاء بما تضمنہ من مغازی رسول اللہ ﷺ، دارالکتب العلمیۃ، بیروت،2 :445

(34) Geneva convention, Additional Protocol I, Article: 52(1)

(35) Geneva convention, Additional Protocol I, Article: 48

(36) ابن ماجہ، محمد بن یزید، سنن ابن ماجہ، ابواب الجہاد، بَابُ الْغَارَةِ وَالْبَيَاتِ وَقَتْلِ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ، حدیث نمبر:2841

(37) الطبرانی، سلیمان بن احمد، المعجم الاوسط، دارالحرمین، قاہرہ،7: 113

(38) المتقی الہندی، علی بن حسام الدین، کنز العمال، باب فی احکام الجہاد، حدیث نمبر:11414

(39) نفس مصدر، حدیث نمبر:11415

(40) Geneva convention, Additional Protocol I, Article: 76(3)

(41) Geneva convention, Additional Protocol I, Article:77(1)

مصادر و مراجع

1. القرآن الکریم
2. الاکتفاء بما تضمنہ من مغازی رسول اللہ ﷺ، سلیمان بن موسیٰ الحمیری، دارالکتب العلمیۃ، بیروت، 2000ء
3. الانشراح ورفع الضیق فی سیرۃ ابی بکر الصدیق، علی محمد الصلابی، دارالتوزیع والنشر، القاہرۃ، 2002ء
4. تاریخ الخلفاء الراشدین الفتوحات، محمد سہیل طقوش، دارلنفائس، بیروت، 2003ء
5. تاریخ الطبری، محمد بن جریر الطبری، دارالتراث، بیروت، 1967ء
6. حضرت ابوبکر صدیقؓ کے سرکاری خطوط، ادارہ اسلامیات، لاہور، 1978ء
7. الخراج، ابویوسف یعقوب بن ابراہیم، المکتبۃ الازہریۃ للتراث، ت ن
8. سنن ابن ماجہ، ابن ماجہ محمد بن یزید، مکتبۃ البشریٰ، بیروت، 2018ء
9. سنن ابی داؤد، ابوداؤد سلیمان بن اشعث، مکتبۃ البشریٰ، کراچی، 2018ء
10. السیرۃ النبویۃ، ابن کثیر اسمٰعیل بن عمر، دارالمعرفۃ، بیروت، 1976ء
11. صحیح البخاری، محمد بن اسمٰعیل، مکتبۃ البشریٰ، کراچی، 2018ء
12. کنزالعمال، علی بن حسام الدین المتقی الہندی، مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت، 1981ء
13. المعجم الاوسط، سلیمان بن احمد الطبرانی، دارالحرمین، القاہرۃ، ت ن
14. المنتظم فی تاریخ الملوک والامم ، دارالکتب العلمیۃ، بیروت، 1992ء
15. *Additional Protocol I, 1977*
16. *Additional Protocol II, 1977*
17. *Charter of the United Nation ,1945*
18. *Geneva convention III,1949*
19. *Geneva convention III,1949*
20. Hague Convention, 1899
21. Hague Convention, 1907